

<p>۱۳۷ قاسم کی ماں بکاری کمان کا مال دولت حسن کی قاسم نے نہ تھا بھلا تھا مال و زور ہی سویا تھے یہاں سجائی جی سا قفل پواراں بن دیاں</p>	<p>۱۳۶ لیجے ہو تو لو علی اکبر کا دل دولت نہیں غریب برادر کا دل بانو کے پاس اجنب کا دل بڑا ہے اس قاسم مضطر کا دل</p>	<p>۱۳۵ وہاں سے نون وہاں سے نون وہاں سے نون وہاں سے نون</p>
<p>دولت حسن کی ہوتی اگر خیمہ گاہ میں تھماں بھوکے رہتے نہ قاسم کے بیاہ میں</p>	<p>کیا لوگے مال لینے کے قابل رہا نہیں اب کچھ تمہارے دینے کے قابل رہا نہیں</p>	<p>صد گئے سو کبھی گزراں تک پہنچی تو پوچھا ہند محل سے کمان تک پہنچی</p>
<p>۱۳۸ روزی ہوئی بدتر مجھ پر جس انقدر غم غری احمد میں نے ہر سہا روزہ علی نے روزہ کر کے کھا ہر بار فاقد یہ فاقد کے مولیٰ نہ تھا</p>	<p>۱۳۷ دل سے ہند کا زندان میں جھونے دولت زاد دین کو بیخ و بن تجمل او سکی سواری کا جو نمود ہوا حرم پر پہنچنے تک سب جا بس کو دہوا</p>	<p>۱۳۶ کبھی</p>
<p>اک دن علی نے کی جو ضیاء رسول کی جس کے عوض گرو ہوئی جا درتوں کی</p>	<p>جیہا سے حالت زینب تباہ ہونے لگی چھپالی خاک میں زنجیر اور رونے لگی</p>	<p>بزرگ مجھے ایڑ میں تو پہنان کر ابو تراب کی بیٹی پر آج حسان کر</p>
<p>۱۳۹ تخلج تو تین دیباقت بان کی گو ہر من اشک لعل میں جگر بیا فاقد کون ہے گم کمان دولت جہان نہ آج جا کے لیدو خیمے لے جہان</p>	<p>۱۳۸ مطلع سے آنے کی جب تیرا حرم میں ہند سے آنے کی جب تیرا کہ گھر سے جان بڑاں ہ تو آراں وہاں سے کبھی چھپنے کو اور وہاں سے</p>	<p>۱۳۷ کبھی</p>
<p>آباد جیسے تھو دہی برباد کر گئے خالی ہے سبکی گود لبر سبکے مر گئے</p>	<p>وہاں تو ہند کے آنے کی حرم ہوئی چھپتی پھرتی تھی زندان میں روٹی کھا کمان چھوٹ کر رہی روٹناں آتی ہے</p>	<p>کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>

<p>۱۷ وہ جو جسے نام ہو چھپکی تین تیار گنگا میں خیر خاندان صورت ہو کر کھاؤں گے رواجی سے نہیں آہ مستحجابوں کی کیا راجی کا حال ہو چھپکی تو تباہوں کی کیا</p>	<p>۱۸ کہہ کر کیا ہے کچھ نہیں من خا کے تیار چچا کا باب کا بجالی کا دیکھو دیکھو میں سب سے کہتی ہوں کہ بڑے ہیں تیار نہ او کہنا سکتا ہے یہی تیار</p>	<p>۱۹ پڑ کر تھا کہ عیان ہند بچا ہوئی کہ کیا وہاں صبر تھا اور اب روان بچاں وہ کیا جلو میں لوڈیاں سب سے خلعت تیار تنگ وہ ہند تو اور وہ سر کا تیار</p>
<p>۲۰ بتول شب کو ہوئی دفن میں کھلے ن نہ کہہ سکو نگے کہ میں فاطمہ کی دستر پہن</p>	<p>۲۱ قسم لو صاحب جو بچے سے میں اب نہ ہو نگے میں پڑ باب کہ سینے پہ آج سوؤ نگے</p>	<p>۲۲ کینزین ہند کی ہندیں ریاس پور کھن جناب فاطمہ کی بیٹیاں کھلے کھن</p>
<p>۲۳ کہہ کے جانب پو کر کیا رخ ایک نگالی حال جہ سے ڈونڈا تھون کا بس ایک حال ہی دسہ متھی تھو کہ ناگوان ایو تھا وہ سے خوش تھو</p>	<p>۲۴ ایساں در پہلو تم کہ بھڑو دھو کٹری رہو نگے میں جھپکا وہاں تھا پو جو سنا پائی کہ ہلا کہ تیر بچاؤں تو او کہنا کہ اب کسی تیر بچاؤں</p>	<p>۲۵ جب ابی حوہ زندان میں بند کیا ری ملا اور سے در زندان میں ایک آری درم پر بند لیون تک پین تیر کیا ری جھلی سے طوں سے گردن تیر کیا ری</p>
<p>۲۶ سوار ہند کے ایہو بچے بہت مام کرد ایسے دندریے آؤ اور سلام کرد</p>	<p>۲۷ سیکینہ مر گئی پہلے تو رہنا دینا مگر وہ روئے لگین تو مجھے دکھا دینا</p>	<p>۲۸ سوے خاک نہ پوشش سے کہ نہ تیر زمین فرش ہر اور سنگ بالٹش تیر</p>
<p>۲۹ وہ روکا ہوئی شعلوں کا کیا سکینہ بھی کہ آئی بدسکی اسواری بکاری باؤ کو رو کر حسین کی بیاری نہ امان فرش کی اب تو کوئی تیاری</p>	<p>۳۰ بکاری باؤ نہ کہ برون اور شہ شہا فرات کو ستا تھا اجنت کو زان پید کی آمد و جان کا نام کو تمہارا زان پٹھا ہوا دھڑا دھڑا کو</p>	<p>۳۱ بھارت نام کے ہند کے کیا بھارت نام کے ہند کے کیا بھارت نام کے ہند کے کیا بھارت نام کے ہند کے کیا</p>
<p>۳۲ سر اپنا دھا پونہ مشرقین آہو بچے جلو جلو مرے بابا حسین آہو بچے</p>	<p>۳۳ جب آئے ہند تو در ہی پاس جان نام جو پوچھے وہ تو زمان باب کہ بتا نام</p>	<p>۳۴ تمام شب میں نہیں کچھ بھری ہوئے یہ کس حسین کو تم لوگ ل کے روئے</p>

<p>۱۵۱ ایک دوہن جو بڑی مچھی ہوئی تھی اور جس کے چاروں طرف تیرا سوا بیانیہ نکلے تھے وہ ایک نئے نئے دور وطن میں بسنے لگی تھی جس کا کیا بھلا ستورا برات اسکی تھی جس کا کوئی اور نہ کر سکتا</p>	<p>۱۵۲ نرفلکہ بندے کے بچے کی کیا بھلا کتاب دھونڈو جو کہ وطن میں آج کل گردن میں سونے کی زینت ان آج کل سنیہ میں بولیں سانیہ کا بچہ کون</p>	<p>۱۵۳ ہمارے ایک بین آلودہ خاک میں ایک بین تو وہ بین تو ہم نے ہم میں کیا کیا دینتر کے طلبے کے کہیں سے لے کر جو نام ہو چھپنے کی کیا کوئی بھلا</p>
<p>۱۵۴ دو وطن کا باپ رہا زندہ یا کہ قتل ہوا غریب و دلہہ بھی جیتا بچا کہ قتل ہوا یہ ہاتھ کا لون پرانی دھج جو روئی ہے صغیر بس یہی معلوم ہو گیا ہوتی ہے</p>	<p>۱۵۵ اسی عروس سے جو چھوٹی اسکی سچا کو اور وہ میں بیوہ کہوں اسے کہ دین دو وطن کو کہہ نہیں سکتی کہ جاکے وہاں کہوں جو بیوہ ظلمت قیاس ہے پتھن</p>	<p>۱۵۶ چھٹی پھر سے سن سال کی صغیری میں نہ کوئی مان کی بھی اب چھین لے ابری میں</p>
<p>۱۵۷ زمین پہنچ گئی رو برو سکیا گم ہوا دل زینت حال سخت شاہ کہا جیو میں ہی تھا تم اب سے</p>	<p>۱۵۸ قریب تھا کہ آملے بند کو ابوسلم مگر سنبھال کے دل کو یہ بولی وہ پیر درد و غم سے میں نے سنا ہے کچھ زبیری ذات سے پوچھا کچھ</p>	<p>۱۵۹ شہمانے جوڑی کو پہنے ہو کر یہ روئی ہے غریب رائیوں کی پوشاک نیلی ہوئی ہے وہاں وہ دختر شہ پر نگاہ کرتی تھی میں تیری زلفوں شان سے کل سنوار دئی</p>
<p>۱۶۰ ناز طبع اسیروں سے بندے نے چھپا جبر و غلام اور بچہ جواب کہی جس کہ میں بان پھیلا کہیں کہیں اپنی بے گزشت</p>	<p>۱۶۱ کیا سکینہ کو مان کی طرح کی سکینہ اور اپنی مانتوں سے زلفوں کا جھار بچا کے کو دین لیکر بلانے کے پورا یہ ہاتھ بندھ کے بچھا لیا</p>	<p>۱۶۲ اے ابونام تباؤ میرا کا بھرتی پینکے بانوں کے منہ کو سکیا اشارہ لکھ سے ان کے پاس تھکانا سکینہ بہی ظلمتوں سے بچا</p>
<p>۱۶۳ حجاب بڑی نہیں اپنی شکستہ حالی سے کہ یہ اسیر ہیں سب خاندان عالی سے</p>	<p>۱۶۴ چھپکا نام ہو گیا اور تمھارا نام ہو گیا سکینہ بہم کے بولی کہ تم کو کام ہو گیا انور بہن ملو اون بے پردہ کو دیکھتی تھی وہ رو کو بانوسے خستہ جگر کو دیکھتی تھی</p>	<p>۱۶۵ حجاب بڑی نہیں اپنی شکستہ حالی سے کہ یہ اسیر ہیں سب خاندان عالی سے</p>

<p>۵۲۶ کیا کیا کہوں کہ سب نے سیکھ لیا کیا خطاب کرے بی بی میں تو حال فلک نے چھوئے سر سے میں نے چھوئے زینب نے اپنی زبان سے میں نے پوچھا</p>	<p>۵۲۷ سر اپنا ہٹ کر بولی وہ خواہ بر شیر امیر ہوئے کبھی اتھوین فقیر واکر غریب بیکس و بے خانمان ذلیل و خقیق حجاب آراہی بی بی کہ نہ ہو کجا</p>	<p>۵۲۸ کیا کیا کہوں کہ سب نے سیکھ لیا کیا خطاب کرے بی بی میں تو حال فلک نے چھوئے سر سے میں نے چھوئے زینب نے اپنی زبان سے میں نے پوچھا</p>
<p>۵۲۹ پیر کے نام مبارک سے سحر ہوں میں بر اتنی جگہ خبر ہے کہ بے پد ہوں کیا</p>	<p>۵۳۰ ہر ایک بی بی بیان ہاں کھولے روتی ہے تھیں کہو یہ بیرون کی شان ہوتی ہے شریک آل نمبر میں نکو دیکھا ہے جناب فاطمہ کے گھر میں نکو دیکھا ہے</p>	<p>۵۳۱ پیر کے نام مبارک سے سحر ہوں میں بر اتنی جگہ خبر ہے کہ بے پد ہوں کیا</p>
<p>۵۳۲ ہوا ایک صدہ تو تلوآن میں اس خطاب چچا خطاب تھا جالی سے سا ارنیجا سب ایک بار ہوئے جینے میں مجھے جبار کہتا ہند سے دو صبر چکویب علا</p>	<p>۵۳۳ نئی دھندلے آواز دھندلے زینب کے بگاری اٹھا تو ذرا پوچھتا کہ کاتون کچھ بھاری کھڑا زمین پر کھڑا زینب نے سر کراو یہ کہا</p>	<p>۵۳۴ وہ میری بی بی پر یادش میں ہے سخن میں آج کل اس کا سن ہے انداز وہی زبان ہی بھاری اور وہی آواز</p>
<p>۵۳۴ بتا دو ہکو یہ اس التجا ہماری ہے پھو پھو ہے کو کونسی مان کو کونسی تمھاری ہے</p>	<p>۵۳۵ کہ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہا بی بی یہ شہہ دکھانے کے قابل نہیں ہا بی بی جلال و دبدب زینب کا آپ میں ہے تمھارا نام ہے کچھ اور یا کہ زینب ہے</p>	<p>۵۳۶ کہو زینب بانو اٹھا یا اوکرت کہ پوچھی ہے یہ بان میری کیا تھا حضور زینب کی وہ عالی ذات کہ اٹھ کے کو جیسے ہے چھ بات</p>
<p>۵۳۶ کہو زینب بانو اٹھا یا اوکرت کہ پوچھی ہے یہ بان میری کیا تھا حضور زینب کی وہ عالی ذات کہ اٹھ کے کو جیسے ہے چھ بات</p>	<p>۵۳۷ بگاری ہند نہ کو چھاپے تمھاری شکل پہیلے جو میں کی بگاہ تو ایک بی بی کا گذر تھا شہبیرا اول اشتباہ سے آراہی کل حال</p>	<p>۵۳۸ کہو زینب بانو اٹھا یا اوکرت کہ پوچھی ہے یہ بان میری کیا تھا حضور زینب کی وہ عالی ذات کہ اٹھ کے کو جیسے ہے چھ بات</p>
<p>۵۳۸ یہ کیا سبب ہے کہ سامان تو بیرون کا تمھارے منگھ پہ ہے پردہ بیرون کا میں یاد کرتی ہوں ایسا جمال کسا ہے کہ زبان پر لہانین سکی خیال جسکا ہے رسول زادی وہ شہور ہے زبانی میں بہن حسین کی اور لسی قید خانی میں</p>	<p>۵۳۹ یہ کیا سبب ہے کہ سامان تو بیرون کا تمھارے منگھ پہ ہے پردہ بیرون کا میں یاد کرتی ہوں ایسا جمال کسا ہے کہ زبان پر لہانین سکی خیال جسکا ہے رسول زادی وہ شہور ہے زبانی میں بہن حسین کی اور لسی قید خانی میں</p>	

<p>۱۳۱۵ کمان میں اور کمان نیت سکون عالی میں اک فقیر وہ زبیر کے گود کی پانی میں ایک عاجز و سبکدوش دار تون والی سکان اوکا اور اباد کفر مرا خالی</p>	<p>۱۳۱۶ وہ بولی رحم کے تیریاق مختار کر دینے کا اب حال مجھے بچا ہزار ہر خیر و عافیت ابن تون کی اور ہزار وہ ان تون اور دینے میں پانچا ہزار</p>	<p>۱۳۱۷ بیان ہند نے زینب کو کون بھلا زمین پر گریہ پڑی بانو بھی کہے ہاں ہر کی بقا رسی بانو یہ ہند نے نظر کہا تھیں تو نہیں بانو علی اکرم</p>
<p>۱۳۱۸ بلا نصیب ہوں نا چیز ہوں فقیر ہوں میں عزیز مردہ ہوں مختار ہوں سیر ہوں میں کسی طرف کو سدھار ہوں یہ ہند سے یقین ہے کچھ خبر بد فلک سنا تا ہر</p>	<p>۱۳۱۹ شاہد میں نے کر کہ ہر اک حسین کا لال جمال اوسکا رسالت بیاہ کا ہر حال تکڑے تلے کہ حسین حج کے تیر حسین کمال کمال کے مولانا کے نام کہاں</p>	<p>۱۳۲۰ کہا یہ ہند نے ایسے میں خستہ ہوں ناچار کے بھی لال کے کہہ سہ ہوں ناچار کجاری بانو اک ایسا ہی عطا اولاد حقیقت نبی نہ کی قیدوں کے بچا ہزار</p>
<p>۱۳۲۱ جو قدر اونکی رہی میں کمان پائی ہر کمان حسین دنیا میں میرا بھائی ہر بتاؤ بیاہ کا اب کہ تک ارادہ ہر جو کچھ میں سمجھی ہوں انکو ہند نے بیاہ</p>	<p>۱۳۲۲ شاہد میں نے اپنے فدا شدہ وال جو اور سکون خواہ سرور نے گود میں پالا تہا کہ میں ہر مشہور گریوں وال جان دینے کے اوتن لقلے میں</p>	<p>۱۳۲۳ یہی لی ذکر ایک ہر کے ہر بلوں میں جو بوجھو کون ہوا کہ تم تو کوئی نہیں جو اس صلیفہ کو کہتی ہوں زینب غمگین تو سرور سے نورانی ہر خاک تھیں</p>
<p>۱۳۲۴ بھلا جو دستہ شیر الہ ہوتی میں توقید کا ہے کو یوں بگناہ ہوتی میں نثار اور پھیل و جان شاہ شوخ ہوں اور اوسے سر پر رکھ مان نے چار کیوں کسی کے ذکر یہ یوں غیر کوئی روتا ہر</p>	<p>۱۳۲۵ میں ہوتی دختر ہر اور دیدہ ہوتی وہ دشن شب کو بولی اور میں کر گرہ پتلی ہر زینب مرے گرو میں تو بال لکھو کے میں سبھی ہر اور دھرتی</p>	<p>۱۳۲۶ کمان میں اور کمان نیت سکون عالی میں اک فقیر وہ زبیر کے گود کی پانی میں ایک عاجز و سبکدوش دار تون والی سکان اوکا اور اباد کفر مرا خالی</p>

<p>۵۳۵ کہا یہ بند نے اب جکود کیجئے یہ رضا کہ میں آواروں کیلئے کا یہ بچا کرتا بھاؤں و خیر میں کہوں میں نیا تکینہ بولی جیسے کہ بھی نہ ہو گیا</p>	<p>۵۳۵ میں سرخوئی سے تباری نام جکود کیا کہ جسے سائے نام و نشان علی کا شا ہزار جفت کزیت سے کچھ بھی ہو گیا اچھی کہہ سنے پہ علاء دیر کے چرچا</p>	<p>۵۳۵ کہا جگہ گریز نبی کی باغوں پر کار کہا فلاں کے لئے جکود باغوں پر بند اگرچہ تم نہیں زینب شہید ہو فروغ ہے ادب و دفتر علی جکود</p>
<p>بس اب بہشت میں آؤں گا یہ ہر آن میرا لب فرات پر سقا ہے بیکفن میرا</p>	<p>اجل نے دیر کی تقدیر نے برائی کی میں دم گئی اور موت دیکھ بھائی کی</p>	<p>فقط حصول سعادت سے جکود طلب ہے صدا حسین کی آئی ہی فوز ہے</p>
<p>۵۳۵ ہوا سکینہ کی اس گفتگو کو اک مشتہ زمین پر گری عشق کا گونجنا وہ میرے کہ کوئی عزا سے جاگ جکود اڑھائے اٹھ کے بوجھت ہو گیا</p>	<p>۵۳۵ ایخت و اقعہ و بند ماؤں نے منا بیکاری کے غضب کو مگر مگر اڑھادی منہ نے زینب سے پہنچا وہ کایہ کایہ بولی داؤر جوئی جا</p>	<p>۵۳۵ علی کی بیٹی سے اور وقت چھریا گیا بس اٹھ کے سید و درویشوں کو کہا یہ بند سے تو یہ باغوں پر حسین رکھتے رہے حسین پر</p>
<p>ابھی میرے بچپن پر کے ماتم میں سر بول کھلا ہر حسین کے غم میں</p>	<p>زما نہ بر سر جنگ ست یا علی مدد مک کہ بغیر تو رنگ ست یا علی مدد</p>	<p>وہی میں زینب بیکس علی کی جانی ہو حسین مر گئے میں قید ہوئے آئی ہو</p>
<p>۵۳۵ میرے خاں کا قوت بازو حسین ہے پیشک حسن کا زینت پہلو حسین ہے خیر الو را کا یوسف فخر حسین ہے باغ جہان کے پھولوں کی تو ہو حسین ہے</p>	<p>۵۳۵ مچھلے منظر میں آؤں ہوں حسین بے سرفتن گو میں داؤں ہوں شاؤں کوشل کا فخر میں داؤں ہوں برمنہ عابد بنو میں رواؤں ہوں</p>	<p>۵۳۵ تو کہ بیان کرے کہ اب ہر جا تو کہ جیو اب بیکر سے آئے ہر جا ہو نہ مرگ تو نامراد اور ملائیند نہ او کہ خبر سے اٹھا ہوں میں</p>
<p>ایمان اسکی جان یہ ایمان کی جان ہے قرآن فقط وہن ہو یہ گویا زبان ہے</p>	<p>رکھا لباس اصرانے تن میں اگر کے شکو کے کرتے لئے سن میں لاش منہ کے</p>	<p>یہ بی بی اب جو بہت بیقرار ہوتی ہے یہ ٹھہرا تو ہوا اگر کے غم میں دوتی ہے</p>